حضرت مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی

"اسلامی نظام کے خدوخال" پر دیوبندی تبصرہ

بغض ناحق کے جو لاکھی نے لاوا اگلا ہے

ہم کو ان سے ہے وفا کی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے!

ہمارا خیال تھا کہ دیوبندی حضرات شرک اور بدعت کا بہت حد تک رد کرتے ہیں اور توحید کے چشمۂ صافی سے پیاس بجھاتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ ہمارا رشتہ مواخات و موالات مضبوط سے مضبوط تر ہونا چاہیئے۔ لیکن ہمارا یہ خیال محبوب کے وعدہ کی مانند شرمندۂ مرضی نہ ہوا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اہل حدیث تقلید کی "حور" کو نرگسی آنکھ سے نہیں دیکھتے۔ وہ تقلید شخصی کی زنجیر کے اسیر نہیں بنتے۔ بلکہ وہ اس دیوی کے چہرہ سے غازہ اتارتے اور اس کا اصل رنگ و روپ نکھارتے ہیں۔ پھر جب دنیا اس قیامت خرام کے بے غازہ اور بھیانک چہرہ کو دیکھتی ہے تو اس سے بیزار ہو جاتی ہے۔ پس تقلیدی توام دونوں بہنیں اہلحدیثوں سے بغض رکھتی ہیں (الا ماشاء اللہ!)

ہمارے آج کے مضمون کا باعث یہ ہے کہ ہمارا ایک مضمون "اسلامی نظام کے خدوخال" "ترجمان الحدیث"، مئی، جون ۱۹۷۸ء اور "صحیفہ اہل حدیث"، کراچی میں شائع ہوا تھا جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ اسلامی نظام کے سلسلہ میں فرقوں کے مذاہب سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف کتاب و سنت کی روشنی میں شرعی قوانین نافذ کئے جائیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ کتاب و سنت کا نعرہ لگانے والے ہماری تائید کرتے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مضمون کی تردید میں جناب مولوی محمد ولی صاحب نیو ٹاؤن کراچی کا ایک طویل مضمون ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور یکم ستمبر ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد ولی صاحب حنفیت کا نعرہ مار کر، تقلید کی چادر اوڑھ کر میدان کارزار میں اتر رہے ہیں اور دعوتِ مبارزت دی ہے ع

سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

مولوی صاحب نے فقہ حنفی کی پاسداری اور حمایت میں سمندِ غیظ کو سرپٹ دوڑایا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ بغضِ ناحق کے جوالا مکھی نے لاوا اگلا ہے۔ اب آپ مولوی صاحب کی گل فشانی سے دماغ معطر کریں۔

ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قولِ سدید میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بنے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صرف سیدنا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تابعداری اور آپ جو کچھ لے کے آئے ہیں (کتاب و سنت) اس پر ایمان لانا فرض کیا ہے"

اس پر مولوی محمد ولی صاحب لکھتے ہیں:

"قولِ سدید نامی کتاب کے بارے میں تو آج تک ہم یہی سنتے چلے آ رہے ہیں کہ یہ محمد بن عبد العزیز بن فرح المکی الحنفی کی ہے۔ مولوی محمد صادق صاحب نے کمال کر دیا کہ کتاب کسی کی ہے، منسوب کسی کی طرف کر رہے ہیں"

گزارش ہے کہ مشہور ہے کہ قولِ سدید شاہ ولی اللہ کی ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد جوناگڑھیؒ طریقِ محمدی صفحہ ۷۳ پر لکھتے ہیں:

"شاہ ولی اللہ اپنے رسالہ قولِ سدید میں فرماتے ہیں: . . . . !"

پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قولِ سدید محمد بن عبد العزیز کی ہو اور منسوب شاہ ولی اللہ کی طرف کر دی گئی ہو۔ دیکھیئے ماہنامہ "فیض الاسلام" راولپنڈی ستمبر ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۴۴ پر ہے:

"(بعض لوگوں نے) اپنے مصنفات کو شاہ صاحب کی طرف منسوب کر دیا ہے اور اپنے نظریات کی تبلیغ شاہ صاحب کے نام سے کی۔ "شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان" نامی کتاب میں چار کتابوں کی نشان دہی کی ہے جو شاہ صاحب کی طرف غلط منسوب کر دی گئی ہیں"

اچھا یہ فرمائیے، آپ نے مسند خوارزمی کو مسند ابو حنیفہؒ کیوں مشہور کر رکھا ہے۔ مسند خوارزمی ساتویں صدی میں لکھی گئی۔ اور امام ابو حنیفہؒ کا انتقال دوسری صدی میں ہوا ہے۔ مولانا شبلیؒ نے سیرۃ النعمان میں لکھا ہے: "ان تصنیفات کو امام صاحب کی طرف منسوب کرنا نہایت مشکل ہے" نیز امام رازیؒ نے مناقب شافعی میں لکھا ہے کہ "آج امام صاحب کی کوئی تصنیف موجود نہیں ہے!"

پس مسند ابو حنیفہؒ امام صاحب کی تصنیف کردہ نہیں ہے۔ کیا مولوی محمد ولی صاحب نے اس پر کوئی آرٹیکل لکھا ہے کہ مسند خوارزمی کو حنفیوں نے خواہ مخواہ امام ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب کر رکھا ہے؟

جناب مولوی صاحب، وہ کونسا کفر ہے جو محمد بن عبد العزیز نے اپنی کتاب میں لکھا ہے؟ جو ہم نے شاہ ولی اللہؒ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے کہا ہے "شاہ صاحب فرماتے ہیں، دو اور دو چار ہوتے ہیں" ——— مولوی محمد ولی صاحب کہتے ہیں "شاہ صاحب نہیں کہتے، دو اور دو چار ہوتے ہیں بلکہ محمد بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں"۔ بندۂ خدا آپ اس حقیقت سے واقعی انکار نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی اپنے بندوں میں سے کسی کو حکم نہیں دیا کہ وہ حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بنے۔ کیونکہ یہ فرقے مکمل اسلام سے چار سو سال بعد معرض وجود میں آئے اور ان چار سو سالوں کے سلف صالحین میں کوئی حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی نہ تھا بلکہ وہ سب "ما انا علیہ واصحابی" کی شاہراہ بہشت پر گامزن تھے۔

حضرت مولانا عبد الحی لکھنوی حنفیؒ فرماتے ہیں:

"مسلمان ہونے میں حنفی وغیرہ ہونا شرط نہیں کیا گیا" (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبد الحیؒ ج ۳ ص ۔)

معلوم ہوا حنفیت مسلمانی کیلئے لازم یا شرط نہیں۔ ایک شخص حنفیت کو نہیں مانتا، وہ مسلمان ہی ہے۔ ایک شخص حدیث کا منکر ہے۔ وہ کافر ہے ؎

مبیں حقیر گدایان عشق راکیں قوم
شہان بے کر وخسروان بے کلہ اند

ہم نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا تھا کہ:

"ملا علی قاری حنفیؒ شرح عین العلم میں فرماتے ہیں: ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ ما کلف احداً ان یکون حنفیا او شافعیا او مالکیا او حنبلیا" یعنی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو مکلف نہیں بنایا کہ وہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی بنے"

اس پر مولوی محمد ولی صاحب لکھتے ہیں:

"مولوی صادق صاحب نے پوری عبارت نقل نہ کرکے خیانت کی ہے۔ اس سے آگے عبارت یوں ہے "بل کلفہم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا علماء او یقلدوا ان کانوا جہلاء" یعنی عالم ہونے کی صورت میں سنت پر عمل کریں، اور جاہل ہوں تو تقلید کریں"

بھائی، یہ عبارت ہم نے اس لئے ترک نہیں کی کہ ہمارے خلاف پڑتی تھی۔ ہم نے اپنے موضوع

کے مطابق پوری عبارت لی تھی۔ اب آپ نے جو خیانت پکڑی ہے دیکھئے یہ کیا گل کھلاتی ہے۔ اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ علماء سنت پر عمل کریں اور جاہل تقلید کریں۔ معلوم ہوا کہ تقلید جاہل کرتا ہے۔ یا مقلد جاہل ہوتا ہے، عالم نہیں۔ تو فرمائیے کہ تمام علماء دیوبند بوجہ مقلد ہونے کے کیا جاہل ٹھہرے؟ دیکھا یہ خیانت لے ڈوبی آپ کو! ـــــ بے شک تقلید ضد ہے علم کی، جہاں تقلید ہے وہاں علم نہیں جہاں علم ہے وہاں تقلید نہیں کہ تقلید کی ماہیت میں عدم علم داخل ہے۔ پس مولوی محمد ولی صاحب اگر عالم ہیں تو مقلد نہیں (غیر مقلد ہیں) اور اگر مقلد ہیں تو اپنے ہی بیان کردہ اصول کے مطابق جاہل ہیں کیونکہ تقلید جاہل کرتا ہے۔ "پھر خیانت" والی عبارت میں یہ الفاظ آپ ذرا سے لکھنے کے قابل ہیں: "ان یعملوا بالسنة۔ ان کا ترجمہ ہے "کہ علماء سنت پر عمل کریں"۔ یعنی حدیث پر! سنت، سنت علم ہے، دلیل ہے، جو ضد ہے تقلید کی۔ تو سنت پر عمل کرنے والے علماء غیر مقلد ہوئے۔ علماء دیوبند اگر سنت پر عمل کرنے والے ہیں تو غیر مقلد ہیں۔ اور اگر مقلد ہیں تو: ... آپ ہی نے ہماری "خیانت" پکڑی ہے اور اصول بیان کیا ہے کہ "تقلید جاہل کرتا ہے!" ؎

کثرت سے عاشقوں کی وہ گھبرائے اس قدر
قرآں اٹھا رہے ہیں کہ بندہ حسیں نہیں!

اعلام الموقعین میں ہے:

"ولا خلاف بین الناس ان التقلید لیس بعلم وان المقلد لا یطلق علیہ اسم العالم!"

اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ تقلید علم نہیں ہے اور مقلد پر عالم کا نام اطلاق نہیں پاتا!" ؎

شجر کے سائے سمجھ کے بڑھے تھے جن کی طرف
قریب پہنچے تو پرچھائیاں صلیب کی تھیں!

مولوی محمد ولی صاحب گہر ریز ہیں:

"مولوی محمد صادق صاحب نے شاہ ولی اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کر دی کہ خود شاہ صاحب کی کتابوں سے اس کی تکذیب ہوتی ہے۔ دیکھئے شاہ صاحب اپنی کتاب عقد الجید میں لکھتے ہیں، جان لے کہ ان چاروں مذاہب کو اختیار کرنے میں عظیم الشان مصلحت ہے اور ان سے اعراض اور روگردانی بہت بڑا فساد ہے!"

گزارش ہے کہ ہم اگر شاہ ولی اللہؒ کا کوئی ارشاد پیش کرتے ہیں تو کتاب وسنت کی تائید میں پیش کرتے ہیں، بطور حجت اس سے استدلال نہیں کرتے۔ اگر ہم کہیں کہ شاہ ولی اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس بات کا مکلف نہیں کیا کہ وہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی بنے، تو یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر تمام امت متفق ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔ اور حنفیت کے ظہور سے چار سو سال قبل کے، اول درجہ کے مسلمان، مذاہب اربعہ کے نام ونشان تک کو نہ جانتے تھے۔ وہ سب "ما انا علیہ واصحابی" کی کہکشاں کے راہی تھے۔ پھر "ما انا علیہ..." کے مقابلہ میں "ما کیف ابوحنیفۃ وغیرہ" کے مذہب کا ٹمٹاتا دیا" اذا صح الحدیث فھو مذھبی" کے آفتاب عالم تاب کے سامنے کیا وقعت رکھتا ہے؟

خدا کے خوف سے سوچنے کی بات ہے کہ حضورؐ فرماتے ہیں: فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم "کہ تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں (مذہبوں) سے بہتر راستہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے" یعنی کلام اللہ سے بڑھ کر کسی کا کلام نہیں کہ وہ وحی ہے۔ اور اس وحی پر عمل کرنے کے لئے حضورؐ کے راستہ سے بہتر کوئی راستہ نہیں۔ راستہ مذہب کو کہتے ہیں۔ یہی بات حضرت امام ابوحنیفہؒ نے کہی ہے "اذا صح الحدیث فھو مذھبی" "صحیح حدیث میرا مذہب ہے" یعنی حضورؐ کا راستہ طریقہ اور مذہب ابوحنیفہؒ کا راستہ اور مذہب ہے۔ پھر امت میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ دین اسلام کے لئے خود مذہب بنائے، آپ راستہ نکالے، تو چار مذہب والے اللہ کو کیا جواب دیں گے جو انہوں نے چار صدیوں کے بعد چار مذہب بنائے اور مولوی محمد ولی صاحب کو "ما انا علیہ واصحابی" کے خط مستقیم یا جنت کے راستہ میں کونسی خرابی نظر آگئی جو انہوں نے مقلدین کر حنفی مذہب اختیار کیا ـــــ خیر الھدی ھدی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگ مگ کرتی ہوئی شاہراہ سے اعراض کرکے کس دلیل سے حنفی راستہ اختیار کیا۔ حالانکہ امام ابوحنیفہؒ نے صاف فرمایا تھا:

"خبردار! میری تقلید نہ کرنا (میرا مذہب نہ بنانا) ـــــ اور یہ بھی فرمایا:

"بغیر دلیل معلوم کئے میرے کلام سے فتویٰ دینا حرام ہے ـــــ میرا قول حدیث کے خلاف ہو تو اسے دیوار پر مارنا"

حضرت شاہ ولی اللہ (اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے) ایک بہت بڑی علمی شخصیت تھے بلکہ مجتہد کا مرتبہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی ایمانی قوت سے شرک، بدعت اور تقلید جامد کے خلاف

زبردست جہاد کیا ہے۔ عقد الجید میں فرماتے ہیں:

"فان بلغنا حدیث من الرسول المعصوم ـــــ پس اگر ہم کو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سند سے پہنچ جائے جن کی تابعداری خدا نے ہم پر فرض کی ہے۔ اور وہ حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ہو تو اس وقت اگر ہم اس حدیث کو چھوڑ کر اس تخمینے (قول) پر جم رہیں گے تو ہم سے بڑا کوئی ظالم نہ ہوگا اور حشر کے دن جب سب لوگ رب العالمین کے حضور پیش ہوں گے، ہمارا کوئی عذر نہیں چل سکے گا۔"

یعنی صحیح حدیث کے خلاف قولِ امام پر عمل کرنے والے ظالم ہیں اور قیامت کو ان کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ سزا پائیں گے۔ العیاذ باللہ!

آگے ارشاد فرماتے ہیں:

"فحینئذ لا سبب ـــــ پس اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کا کوئی سبب نہیں سوائے پوشیدہ نفاق اور ظاہر حماقت کے۔"

یعنی دانستہ حدیث چھوڑ کر قول پر اڑے والے منافق ہیں۔ نفاقِ عقلی اور حمق جلی رکھتے ہیں۔ دیکھا شاہ صاحب نے تقلیدِ جامد کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیا ہے۔

وصیت نامہ میں فرماتے ہیں:

"دائماً تفریعات فقیہہ را ـــــ ہمیشہ فقہ کی جزئیات کو قرآن و حدیث پر پیش کرو، جو مسئلہ قرآن اور حدیث کے مطابق ہو، اسے مان لو۔ اور جو ان کے خلاف ہو، اسے چھوڑ دو۔ امت میں سے کسی کو بھی اس بات سے بے نیازی نہیں ہو سکتی کہ وہ اماموں کے اجتہادات کو کتاب و سنت سے نہ ملائے۔"

کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کی تقلید کرنے کا ارشاد فرمایا ہے؟ ـــــ حضرت کے کلام سے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنکھیں کھول کر فقہ پر چلو۔ جو بات حدیث کے خلاف ہے اسے چھوڑ دو۔ اور جو بات مطابق ہے، اسے لے لو۔ یہی بات اہلحدیث کہتے ہیں۔

ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ "سنت اور حدیث کے مغایر ہر عقیدے، عمل، رسم اور فقہی مواد کو مٹا دینا چاہیئے۔" اس پر مولوی محمد ولی صاحب بہت طیش میں آگئے۔ لکھتے ہیں:

صادق صاحب، یہ آپ کو فقہ سے دشمنی کیوں اور کیسے ہوگئی؟ ـــــ یا تو آپ اس

علم (آسمانی علم ؟) سے کورے ہیں یا کسی صیہونی تنظیم سے رابطہ ہے . . . ؟"

جناب محمد ولی صاحب ! یہ آپ سے کس نے کہا کہ ساری فقہ مٹا دینی چاہیئے؟ ہم نے اپنی کتاب "سبیل الرسول ؐ" میں لکھا ہے :

"حدیث کے موافق فقہ سر آنکھوں پر !"

اب بھی یہی کہتے ہیں ۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا ہے : "حدیث کے مطابق فقہ لے لو اور جو خلاف ہے اسے چھوڑ دو" ــــــ ہم نے کہا کہ مٹا دو تاکہ ننگِ اسلام اور حیا سوز مسائل (دیکھیے "حقیقۃ الفقہ" از مولانا محمد یوسف صاحبؒ) نظر ہی نہ پڑیں ۔

ہم نے "سنت اور حدیث کے مغائر مواد" لکھا تھا ۔ اگر آپ کو مغائر کے معنی نہیں آتے تھے تو پانچویں یا چھٹی جماعت کے کسی طالبِ علم سے پوچھ لیا ہوتا ۔ وہ آپ کو بتا دیتا کہ "مغائر" کے معنے "مخالف" کے ہیں ۔ یعنی سنت اور حدیث کے خلاف جو مواد ہے اسے مٹا دینا چاہیئے ۔ پھر ابد ہے ، آپ غیظ و غضب کا شکار نہ ہوتے اور نہ "فقہی وحی" کی پاسداری اور حمایت میں ہمیں اس "الہامی کلام" سے کورے کہتے اور نہ ہی ہم پر صیہونی تنظیم سے ربط کا بہتان لگا کر اپنی عاقبت خراب کرتے ۔ افسوس ، ہودج نشین عروسِ فقہ کی طرف اگر کوئی کن انکھیوں سے بھی دیکھ لے تو مولوی محمد ولی کا خون کھولنے لگتا ہے اور اہلِ بدعت ، سنت اور حدیث کا خون کر رہے ہیں تو کان پر جوں تک نہیں رینگتی ؎

تیرا اے قیس کیونکر ہو گیا سوزِ دروں ٹھنڈا
لیلیٰ میں تو ہیں اب تک وہ اندازِ لیلائی

مولوی محمد ولی صاحب مزید ارشاد فرماتے ہیں :

"شاہ ولی اللہؒ نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے ، امام ابوداؤدؒ ، ترمذیؒ ، ابن ماجہؒ ، دارمیؒ کو حنبلی کہا ہے ، امام مسلمؒ کو شافعی اور امام ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کو حنبلی لکھا ہے ۔"

تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ سب ائمۂ حدیث مقلد تھے ؟ ہرگز نہیں ! تقلید تو جاہل کرتا ہے ۔ جیسا کہ اوپر گزرا ۔ یہ پاکباز تو احادیث کے شموس و اقمار تھے ۔ علمِ حدیث (جس کے بغیر قرآن پر عمل نہیں ہو سکتا) کے سمندروں کے پیراک تھے ۔ تقلید کی تعریف یہ ہے : "اخذ قول الغیر بغیر معرفۃ دلیلہ" "غیر نبی (امام وغیرہ) کے قول کو بغیر دلیل جانے قبول کرنا" ــــ اور ائمہ کبار مذکور تو علم اور دلیل کی

دنیا کے فرماں روا تھے، ان کو تقلید سے کیا واسطہ ــــ "التقلید وظیفۃ الجاھل" ــــ اصولِ فقہ میں تقلید کی یہی تعریف ہے۔

محمد ولی صاحب ایک اور علم کا دریا بہاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

" نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم شاہ ولی اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"خاندانِ ایشاں خاندان علومِ حدیث وفقہ حنفی است!"

جناب حدیث دلیل ہے جبکہ حنفی اگر مقلد ہے تو اسے دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ پھر علم کا خاندان اور ساتھ ہی مقلد بھی ہونا، یہ اجتماع ضدین ہے، جو محال ہے۔ پھر خاندان کی کیا بات ہے۔ پاک و ہند کے کروڑوں مسلمان چندر بنسی اور سورج بنسی خاندان سے ہیں اور رجاہ بدر میں جو ستر نعشیں پڑی تھیں، یہ بھی تو رحمتِ عالم کا خاندان ہی تھا ــــ شاہ ولی اللہ نے شرطی تقلید کی اجازت جاہل کو دی ہے اور جامد متقلد کو نفاق اور حمق کی راہ پر گامزن فرمایا ہے اور تفریعاتِ فقیہ کو اگر حدیث کے خلاف ہوں تو اس کے منہ پر مارنے کو کہا ہے ؎

نہ پھول نہ کلیاں نہ نسیم سحری
کیا خوب ہے اس بہار کی عشوہ گری

مولوی محمد ولی صاحب فرماتے ہیں:

"پھر تعجب کی بات ہے کہ جن بزرگ کے قول سے حنفی وغیرہ نسبتوں کے ضروری نہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں، خود انہی کے نام کے ساتھ حنفی لکھتے ہیں۔ جیسے ملا علی قاری حنفی"

جناب اس بات کا جواب آپ دیں کہ وہ حضرات حنفی ہو کر حنفی ہونا کیوں غیر ضروری قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حنفی ہونے کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ معلوم ہوتا ہے، وہ آپ کی طرح متعصب ضدی، ہٹ دھرم نہیں تھے کہ عالم ہو کر مقلد کہلاتے ہیں، دن اور رات کو جمع کرتے ہیں، وہ حضرات انصاف کی صبوحی پیتے تھے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ ان کی شاگردی کی نسبتیں ہیں۔ جس مدرسہ فکر سے تعلیم حاصل کی، ادھر نسبت ہو گئی۔ ورنہ علم کے امام ہو کر تقلید کریں، کبھی دو ضدیں بھی جمع ہوئی ہیں؟ مدرسہ دیوبند کا پڑھا ہوا دیوبندی اور علیگڑھ کا تعلیم یافتہ علیگ کہلاتا ہے۔ نہ دیوبندی کوئی مذہب ہے نہ علیگی ؎

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے (اقبال)

ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا: قبر میں نکیرین یہ سوال بھی کریں گے "ما دینك؟" (تیرا دین کیا ہے؟) تو جواب میں کوئی نہیں کہے گا، میں حنفی ہوں، میں شافعی ہوں، میں مالکی ہوں، میں حنبلی ہوں، میں بریلوی ہوں، میں دیوبندی ہوں۔ بلکہ صحیح جواب جس پر نجات موقوف ہے، بقول حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہے: "دینی الاسلام" (میرا دین اسلام ہے)

اس پر مولوی محمد ولی صاحب گویا ہیں:

"یہ بھی کوئی نہیں کہے گا، میں سلفی ہوں، میں ظاہری ہوں، میں محمدی ہوں، میں غربائے اہلحدیث میں سے ہوں، میں لامذہب ہوں!" (لامذہب ہوں — قد بدت البغضآء من افواههم وما تخفی صدورهم اکبر)

مولوی صاحب! مذاہب اربعہ تو تقلیدی مذاہب ہیں جن پر آپ لوگ اڑے اور جمے ہوئے ہیں۔ ہزار بار آپ کو حضور کی حدیث سنائیں، لیکن آپ حدیث کے مقابلہ میں تقلیدی قول کو ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ اور اہلحدیث ہونا، سلفی ہونا، غربائے اہلحدیث ہونا تو صرف تعارف کے لئے ہے۔ تاکہ یہ لوگ آپ سے چار سو سال بعد نکلے ہوئے فرقوں سے ممیز ہو جائیں کہ ان کا دین و ایمان صرف قال اللہ اور قال الرسول ہے۔ یہ تقلید جامد کی تاریک وادی میں ٹامک ٹوئیاں نہیں مارتے۔

ہاں تو ظاہری پاکستان میں کہاں رہتے ہیں؟ ان کی مساجد، ان کے اخبار یا رسائل یا لٹریچر یا جلسوں کے اشتہار آپ نے دیکھے ہیں؟

اور آپ نے "محمدی ہوں" بھی لکھا ہے۔ اس کے بارے میں عرض ہے کہ یہ نسبت اس ذات اقدس (کروڑوں اربوں درود و سلام ہوں ان پر) کی طرف ہے کہ اگر ان کی آواز (حدیث) پر کسی کی آواز (قول امتی) اونچی ہوگئی۔ یعنی کسی نے حدیث کے مقابلہ میں قول پر عمل کر لیا تو اس بے ادب رسول کے تمام اعمال حبط اور برباد ہو جائیں گے ــــ مولوی صاحب! آپ نے ہمیں محمدی ہونے (الحمد للہ!) کا طعنہ دیکر خود اس نسبت سے اعراض کیا ہے۔ کس قدر شرم کا مقام ہے کہ محمدی ہونے سے عار آتے اور حنفی کہلاتے ہوئے فخر کریں ؎

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی!

باقی آپ نے اہل حدیثوں کو اشارہ کنایہ سے لامذہب کہا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنی بات پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مشرکین مکہ نے بھی حضور فداہ امی وابی کو صابی

(لامذہب) کہا تھا۔ کس قدر اندھیر ہے کہ نیر بطحا، انجم طٰہٰ، مہر تدلّٰی، ماہ دنیٰ، گوہر وحدت، آیۂ رحمت، کانِ فتوت، بحرِ نبوت، جانِ دوعالم، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور سنت پر عمل کرنے والے لامذہب ہیں۔ اور اسوۂ اجمل، دینِ اکمل، نطقِ مدلّل، وحی منزل، صاحبِ قابَ قوسین حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عملی دینِ اسلام سے چار سو سال بعد کے خود ساختہ تقلیدی مذہب پر عمل کرنے والے مذہب والے ہیں ـــــ اے آسمان اس بے انصافی پر تو پھٹ کیوں نہ جاتا ؎

قاتل نے کس صفائی سے دھوئی ہے آستیں
اس کو خبر نہیں ہے، لہو بولتا بھی ہے

مولوی محمد ولی صاحب آگے لکھتے ہیں:

"نکیرین کا سوال دین کے بارے میں ہوگا۔ نہ کہ مذہب کے بارے میں مولوی (صادق) صاحب کو دین اور مذہب کا فرق بھی معلوم نہیں!"

مولوی صاحب، یہ بھی آپ نے خوب کہی، جناب ؎

قلندریم و کرامات ما جہاں بینی است
زما نگاہِ طلب، کیمیا چہ می جوئی

حضرت سنئے، دین اور مذہب لازم و ملزوم ہیں۔ قرآن نے "اقیموا الصلوٰۃ" فرما کر دینی چیز پیش کی ہے "نماز قائم کرو"۔ (الصلوٰۃ عماد الدین) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موجودہ ہیئت کی نماز قائم کرکے فرمایا: "صلوا کما رأیتمونی اصلی" کہ "ہو بہو میری طرح کی نماز پڑھو!" تو حضورؐ کی نماز کی مانند نماز پڑھنا حضورؐ کا طریقہ، راستہ اور مذہب ٹھہرا ـــــ قرآنی اصول و فرائض دین ہیں، ان پر سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کرنا راستہ اور مذہب ہے۔ یہی بات امام ابو حنیفہؒ نے فرمائی ہے: "اذا صح الحدیث فھو مذھبی"، "حدیث صحیح میرا مذہب ہے!"

فرمائیے، جب نکیرین بریلوی کو پوچھیں گے "ما دینک"، "تیرا دین کیا ہے؟" بالفرض بریلوی کہہ بھی دے "میرا دین اسلام ہے" ـــ اور زندگی اس نے بریلوی مذہب پر گزاری ہو۔ جو مذہب شرک اور بدعت کا مجموعہ ہے۔ یعنی وہ بریلوی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر اور غیب دان جانتا تھا۔ اولیاء اللہ کو حاجت روا، مشکل کشا اور دور و نزدیک سے انہیں دیکھنے اور سننے والے مانتا تھا ـــ قبروں کا طواف کرتا، وہاں سجدے کرتا، اہلِ قبور سے مرادیں مانگتا، قبروں پر نذریں، نیازیں اور چڑھاوے چڑھاتا اور رکھاتا تھا۔ تمام مروج بدعات اور شرکیہ عقائد و اعمال اس کے عمل میں تھے۔

یا کوئی شخص دینِ اسلام کا دعویٰ کرتا اور مذہب تقلیدی حنفی رکھتا ہے اور عملاً حضور کی صریح صحیح حدیث کو چھوڑ کر اس کے خلاف قولِ امام پر چلتا ہے اور سمجھانے بتانے پر بھی اس پر اڑتا ہے۔ بتائیے یہ "دینی الاسلام" کہہ کر نکیرین کی گرفت سے کیونکر چھٹکارا پائے گا؟

پس نکیرین کا دین کے بارے میں سوال کرنا مستلزم مذہب ہے۔ دینِ اسلام وہ صحیح ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا۔ اسی طرح مذہب وہ درست اور قابلِ قبول ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے عملِ مبارک سے امت کو دیا۔ یہ عجیب منطق ہے کہ دین خدا تعالیٰ کا ہو اور مذہب امتیوں کا بنایا ہوا ہو!

قرآنِ مجید میں جنت کا وعدہ "آمنوا وعملوا الصالحات" کے ساتھ مشروط ہے۔ تو "آمنوا" دین ہے اور "عملوا الصالحات" مذہب ہے۔ اگر عملِ صالح سنت اور حدیث کے مطابق ہوا تو ایمان بار آور ہوگا۔ اور اگر عمل (راستہ، مذہب) حدیث کے خلاف ہوا تو وہ عمل ایمان کو بھی لے ڈوبے گا۔ پس دین بھی "ختامہ مسک" والا ہو اور مذہب بھی "ختامہ مسک" والا، دونوں پر مہر مشک کی ہونی لازمی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امت کو دینِ اسلام دیا، اس کے متعلق فرمایا:

"ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنت رسولہ"

کہ "میں تمہیں دو چیزیں دے چلا ہوں، اللہ کی کتاب (دین) اور اس کے رسول کی سنت (راستہ مذہب)"!

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین اور مذہب دونوں چیزیں دے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام ابوحنیفہ کے ارشاد کے مطابق مذہبِ حدیث نصیب کرے تاکہ ہمارا جواب "دینی الاسلام" موجبِ نجات ہو، آمین!

(جاری ہے)

بقیہ صفحہ ۲۲ سے آگے:

انسانیت مردہ کردی ہے۔ اس کے کریہہ اثرات کو زائل کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ اسلام کے ہاتھ میں پھر ایک مرتبہ انسانی قیادت کی باگ ڈور تھما دی جائے اور وہ اپنی ہمہ گیر رواداری اور محبت سے انسانیت کو فائدہ پہنچا کر خطۂ ارضی کو امن وسکون کا گہوارہ بنا دے۔